جناب ممنون حسین

صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان

کا مجلسِ شوریٰ (پارلیمنٹ) کے مشترکہ اجلاس سے خطاب

اسلام آباد

یکم جون ۲۰۱۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب میاں رضا ربانی، چیئرمین سینیٹ،

جناب سردار ایاز صادق، اسپیکر قومی اسمبلی،

معزز اراکینِ پارلیمان۔۔۔اور

میرے عزیز اہلِ وطن !

السلام علیکم !

پاکستانی جمہوریت نے بڑے نشیب و فراز دیکھے ہیں۔ ہماری جمہوریت آزمائش کی گھاٹیوں سے بھی گزری ہے اور قوم کے عزم کی بدولت اس نے بڑے بڑے معرکے بھی سر کیے ہیں جس کے نتیجے میں ہماری پارلیمان کا اپنے حقیقی مقاصد کے حصول کی طرف کامیابی سے سفر جاری ہے۔ یہ عہد اس اعتبار سے بہت معنی خیز ہے کہ بے شمار مشکلات کے باوجود پارلیمنٹ نے اپنی فیصلہ کن حیثیت نہ صرف برقرار رکھی بلکہ انتہائی شدید سیاسی اختلافات کے باوجود قومی اتحاد کی سب سے بڑی علامت بن کر بھی ابھری، تاریخ میں اس کا یہ کردار ہمیشہ یاد رکھا جائے گا جس پر میں آپ سب کو اور پاکستانی قوم کو دل کی گہرائی سے مبارک باد دیتا ہوں۔

سیاسی و مالی ریشہ دوانی کے معاملات ہوں، قومی سلامتی کے بارے میں شکوک و شبہات یا پیچیدہ نوعیت کے دیگر مسائل، ان سب کی بنیاد ماضی کے حالات، غلط فیصلے اور وقتی مقاصد کے لیے اختیار کی گئی پالیسیاں رہی ہیں۔ عمومی روّیہ یہ ہے کہ اس طرح کے مسائل کی تمام تر ذمہ داری مخالفین پر عائد کر کے اُنھیں زیر کرنے کی کوشش کی جائے۔ ہمارے بیشتر سیاسی مسائل کی بنیادی وجہ یہی رہی ہے۔ اس طرح کا طرزِ عمل قوموں کو آگے بڑھنے سے روکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ قوم کی ترقی و خوشحالی کے عظیم مقاصد کے پیشِ نظر سیاسی عمل کو انفرادی و گروہی مفادات سے آزاد کر دیا جائے اور دلوں میں وسعت پیدا کی جائے، سورۂ حشر میں فرمایا گیا:

”جو لوگ دل کی تنگی سے بچا لیے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں“۔

مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات سے پوری اُمید ہے کہ وہ نیک نیتی کے ساتھ اختیار کیے گئے اس طرزِ عمل میں برکت پیدا فرمائے گا اور ہم مسائل کی گرفت سے نکل کر ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکیں گے۔

تاریخ کے مختلف ادوار میں بعض عناصر نے کوتاہ نظری سے کام لیتے ہوئے قوم کے مختلف طبقات کے درمیان فرق کیا جس کے نتیجے میں فرد اور ریاست کے درمیان رشتہ کمزور ہوا، کوئی فرد یا گروہِ انسانی جب یہ محسوس کرنے لگے کہ اُس کے ساتھ مساوی سلوک نہیں کیا جا رہا تو مایوسی کے عالم میں وہ اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے ناپسندیدہ راستے ضرور اختیار کرتا ہے۔ اس طرح کی صورت حال میں قیادت ہی ہوتی ہے جو اپنی وسیع النظری اور عملی اقدامات سے عام آدمی کو احساسِ

تحفظ فراہم کرتی ہے۔

یہی فکر مندی تھی جس کے پیش نظر گزشتہ کچھ عرصے سے یہ احساس قوی ہو رہا ہے کہ پیچھے رہ جانے والے طبقات کو ترقی کی دوڑ میں شریک کرنے کے لیے فراخدلی سے کچھ اقدامات ضروری ہیں۔ میری نظر میں بلوچستان اور فاٹا کو قومی دھارے میں لانے کے اقدامات اسی عمل کا حصہ ہیں۔ میں توقع کرتا ہوں کہ معاشرے کا ہر طبقہ اپنے مفادات سے بلند ہو کر اسی جذبے کے ساتھ قومی تعمیرِ نو کے کام میں مصروف رہے گا۔

معزز اراکینِ پارلیمنٹ !

گزشتہ کئی دہائیوں کے دوران بے سمت پالیسیوں اور تدبر سے محروم طرزِ عمل کی وجہ سے قیمتی وسائل بے دردی سے ضائع کر دیے گئے۔ مقامِ شکر ہے کہ اب احساسِ زیاں بھی موجود ہے اور کچھ کرنے کا جذبہ بھی۔ ریاست کی کاروبار اور سرمایہ کار دوست پالیسیاں، مختلف براعظموں کو باہم ملا کر ایک نئی دنیا کی تخلیق کا ذریعہ بننے والی پاک چین اقتصادی راہداری اور توانائی کے بحران سے نکلنے کے لیے بجلی کی پیداوار کے منصوبے اسی سلسلے کی کڑی ہیں۔

ترقیاتی عمل اور وسائل پر حق کے سلسلے میں قوم کے مختلف طبقات کے درمیان اختلافِ رائے کا پیدا ہو جانا غیر فطری نہیں بلکہ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ایسے معاملات میں اختلافِ رائے خیر و برکت کا ذریعہ بنتا ہے اور غلطیوں کی اصلاح کا راستہ ہموار ہو جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ اختلافِ رائے کو انتشار میں بدلنے کا راستہ پوری حکمت کے ساتھ بند کر دیا جائے تاکہ قومی ترقی کے عمل کو متنازع بنانے کی ہر کوشش کو ناکام بنایا جاسکے۔

معزز خواتین و حضرات !

حکومت کا ویژن ۲۰۲۵ء میری نظر سے گزرا ہے جس میں معیشت کے استحکام اور عوام کی بہبود کے لیے کئی پُرکشش پروگرام شامل کیے گئے ہیں جن میں قومی پیداوار اور فی کس آمدنی کی شرح میں اضافے کے بعد دنیا کی پچیس بڑی معیشتوں میں شمولیت کا عزم بھی شامل ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ حکومت، حزبِ اختلاف اور وطنِ عزیز کی تمام سیاسی جماعتیں اتفاق رائے سے اسے ایک متفقہ قومی منصوبے کی حیثیت دے دیں تاکہ حکومت کسی بھی جماعت کی ہو، عوامی بہبود کے کاموں میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو سکے۔ اس کے ساتھ ہی بڑھتی ہوئی آبادی کی منصوبہ بندی پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ وسائل کا درست استعمال یقینی بنایا جاسکے۔

خواتین و حضرات !

اسٹیٹ بینک اور بین الاقوامی اقتصادی اداروں کے جائزوں کے مطابق معیشت کے اشاریے صحت مند ہیں، شرح نمو گزشتہ دس سال میں سب سے بلند سطح پر رہی ہے۔ زرِ مبادلہ کے ذخائر ۲۳ بلین ڈالر کی بلند ترین سطح کو چھو چکے ہیں اور افراطِ زر کی شرح میں نمایاں کمی دیکھی جا رہی ہے جس کی بنیاد پر معیشت کا غیر جانبداری سے جائزہ لینے والے عالمی ادارے موڈی (MOODY) نے بتایا ہے کہ ماضی میں ہماری معیشت کے اشاریے منفی تھے لیکن اب استحکام کی طرف گامزن ہیں، ورلڈ بینک کا کہنا ہے کہ پاکستان جنوبی ایشیا کی بہترین کارکردگی والی معیشتوں میں شامل ہو چکا ہے۔ پاکستان اسٹاک ایکسچینج کی کارکردگی میں بھی مسلسل بہتری دیکھی جا رہی ہے جبکہ اسٹیٹ بینک اور سیکیورٹی ایکسچینج کمیشن نے بھی مالیاتی نظم و نسق کے حوالے سے فعال کردار ادا کیا ہے۔ یہ جائزے باعثِ اطمینان ہیں لیکن یہ کامیابیاں حقیقی خوشی کا ذریعہ اُسی صورت میں بن سکیں گی، اگر یہ خلقِ خدا کی زندگی میں آسودگی کے رنگ بکھیر سکیں۔

گزشتہ برس پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کا رجحان رہا ہے جس کا فائدہ براہِ راست عوام کو منتقل ہوا ہے اور آئندہ مالی سال کے بجٹ میں ترقیاتی اخراجات میں تین گنا اضافہ کر دیا گیا، میری نظر میں یہ عوامی مسائل میں کمی کی ہی تدبیر ہے۔ تاہم صحت اور تعلیم سمیت دیگر ضروریاتِ زندگی کی فراہمی کے معاملات پر ہمیں مزید توجہ دینی ہوگی۔

مستقبل پر نظر رکھنے والی قومیں دیرپا ترقی کے لیے انسانی وسائل اور انفراسٹرکچر پر کھلے دل سے سرمایہ کاری کرتی ہیں تاکہ نوجوانوں کو بدلتے ہوئے حالات کے تقاضوں سے عہدہ برا ہونے کے لیے تیار کیا جاسکے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ پاکستانی آبادی کی غالب اکثریت نوجوانوں پر مشتمل ہے، ان کی بہتر تربیت کے لیے مختلف اسکالرشپ پروگرام، اعلیٰ تعلیم کے لیے ٹیکنالوجی ڈیویلپمنٹ فنڈ اور تعلیمی اداروں کے معیار کی بحالی خوش آئند ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ نئی نسل کی اچھی تربیت اور ان کے لیے روزگار کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کرنے کے لیے مزید پروگرام بھی شروع کیے جائیں گے۔

ہماری برآمدات کچھ عرصے سے مشکلات کا شکار ہیں، اس کا سبب عالمی منڈیوں میں قیمتوں میں کمی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وزارتِ تجارت متعلقہ ماہرین کے

تعاون سے اس مسئلے کا مؤثر اور دیرپا حل تلاش کرے۔

برآمدات کے ضمن میں دفاعی پیداوار کے شعبے کی کارکردگی نمایاں طور پر بہتر رہی ہے۔ ہماری دفاعی مصنوعات نہ صرف معیاری بلکہ کم قیمت بھی ہیں جو مارکیٹ کو آسانی کے ساتھ متوجہ کر سکتی ہیں، ہمیں اپنی اس صلاحیت سے مزید فائدہ اٹھانے کے لیے مارکیٹنگ کی جدید تیکنیک اختیار کرنی چاہئے۔

غربت کے خاتمے کے لیے قومی سطح پر سخت محنت کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں BISP کے زیرِ اہتمام سنجیدگی سے کام ہوا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ اس کے بجٹ میں بھی تین گنا اضافہ کیا گیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ خواتین کو بااختیار بنانے کی کوششوں کے ساتھ تربیت کے ذریعے ان کی صلاحیتوں میں اضافے کے لیے بھی منصوبہ بندی کی جائے۔

گزشتہ برس ہیلتھ انشورنس اسکیم جاری کی گئی۔ علاج معالجے کی سہولتیں عام کرنے کے ضمن میں یہ ایک مفید منصوبہ ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آبادی میں تیز رفتار اضافے اور محدود وسائل کی وجہ سے ملک میں طبّی سہولتوں کی صورت حال قابلِ رشک نہیں۔ دور دراز اور پسماندہ مقامات پر دواخانوں اور اسپتالوں کی موجودگی کے باوجود بعض لوگوں کی نااہلی کی وجہ سے طبّی سہولتیں آسانی سے میسر نہیں آتیں، اس لیے ضروری ہے کہ طبّی نظم ونسق بہتر بنایا جائے اور بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مزید اسپتال اور ہیلتھ یونٹس قائم کیے جائیں۔

نئی شاہراہوں کی تعمیر اور آمد و رفت کے بہتر ذرائع کے میسر آجانے کی وجہ سے سفری سہولتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ شہروں کے اندر ماس ٹرانزٹ سسٹم کی بہتری کے لیے میٹرو، گرین لائن اور ٹرین سروس اہمیت کی حامل ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ ان منصوبوں کی توسیع کراچی تک ہو چکی ہے۔

آزاد جموں وکشمیر، فاٹا اور گلگت بلتستان کے پسماندہ علاقوں کو ملک کے دیگر حصوں کے برابر لانے کے لیے حکومت نے خطیر رقوم مختص کی ہیں جو خوش آئند ہے تاکہ وطنِ عزیز کے تمام علاقے یکساں طور پر ترقی کر سکیں۔

زراعت معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے، اس لیے ضروری ہے کہ اس شعبے کی ترقی اور کسانوں کی حالت زار میں بہتری کے لیے مسلسل اقدامات کیے جائیں، کھاد سمیت دیگر ضروری اشیا کی کم قیمت پر فراہمی کی کوششیں اطمینان بخش ہیں لیکن اس شعبے کو سب سے بڑا چیلنج موسمیاتی تبدیلیوں سے ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وفاقی اور صوبائی حکومتیں ایک مشترکہ حکمت عملی کے تحت کام کریں۔ یہ مسئلہ چونکہ عالم گیر حیثیت اختیار کر چکا ہے، لہٰذا اس پر قابو پانے کے لیے دنیا بھر میں کیے جانے والے تجربات سے فائدہ اٹھانے کی منصوبہ بندی کی جائے۔

ہماری معیشت کو ایک بڑا ضعف توانائی کے بحران سے بھی پہنچا ہے جس پر ماضی میں توجہ نہیں دی گئی۔ حال ہی میں بجلی کی پیداوار کے کئی بڑے منصوبے مکمل ہوئے ہیں جبکہ چند اہم منصوبوں پر کام جاری ہے جن کی تکمیل کے بعد بجلی کی پیداوار شروع ہو جانے سے ہمارا یہ مسئلہ مکمل طور پر حل ہو جائے گا، انشاءاللہ۔ پیداوار میں اضافہ اور نئے منصوبوں پر پیش رفت ایک بڑی کامیابی ہے لیکن بجلی کی تقسیم کی مینجمنٹ پر کڑی نگاہ رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ اس طرح کی صورتِ حال آئندہ کبھی پیدا نہ ہو سکے جس کے مظاہر حالیہ موسم گرما میں دیکھنے کو ملے ہیں۔

گزشتہ برس میں نے تجویز پیش کی تھی کہ بجلی کی پیداوار میں اضافے کے لیے گلگت بلتستان کی صلاحیت سے فائدہ اُٹھانے کے لیے اس علاقے کو نیشنل گرڈ سے منسلک کر دیا جائے۔ مجھے خوشی ہے کہ اس سلسلے میں بامعنی پیش رفت ہوئی ہے اور علاقائی گرڈ کی تعمیر کے لیے خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ میری خواہش ہے کہ اس کے پہلو بہ پہلو نیشنل گرڈ کے سلسلے میں بھی ابتدائی کام ابھی سے شروع کر دیا جائے تاکہ جب دیامر بھاشا، داسو اور بونجی ڈیموں کی تکمیل کے بعد بجلی کی پیداوار شروع ہو جائے تو اس کی ترسیل میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے۔

معزز اراکینِ پارلیمان!

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بے پناہ قدرتی حسن سے نوازا ہے جن میں قدرتی مناظر، دنیا کے قدیم ترین تہذیبی آثار اور مذہبی سیاحت کے عظیم الشان مقامات شامل ہیں لیکن بدقسمتی سے یہ شعبہ توجہ سے محروم رہا ہے، حالانکہ سیاحت کے اداروں کو متحرک کر کے معیشت کو مضبوط بنایا جا سکتا ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ حکومت اس معاملے پر فوری توجہ دے گی کیونکہ امن وامان کی بہتر ہوتی ہوئی صورتِ حال کے بعد دنیا بھر سے سیاحوں کی بڑے پیمانے پر آمد متوقع ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ وطنِ عزیز کے سیاحتی مقامات پر سہولیات میں مرحلہ وار اضافہ کیا جائے۔

معزز اراکینِ پارلیمان!

بابائے قوم قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ نے فرمایا تھا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی اقوامِ عالم اور خاص طور پر ہمسایہ ممالک سے دوستی، امن، غیر جانبداری اور محروم لوگوں کی اخلاقی مدد کے اصولوں پر استوار ہو گی اور دنیا کے کسی بھی ملک کے خلاف ہمارے جارحانہ عزائم نہیں ہوں گے۔ پاکستان کے اس عزم کا اظہار اقوامِ متحدہ کے امن مشنز میں ہمارے بے مثال عملی کردار سے بھی ہوتا ہے۔ پاکستان روزِ اوّل سے اسی پالیسی پر گامزن ہے اور عالمی امن واستحکام اور ترقی کے لیے اقوامِ عالم، خاص طور پر ہمسایہ ممالک کو دعوت دیتا ہے کہ وہ معاشی تعاون کے زرّیں اصول پر ایک دوسرے کا ہاتھ تھام لیں تاکہ علاقائی کشیدگی کا خاتمہ کر کے اقتصادی تعاون کو فروغ دیا جا سکے۔

خواتین وحضرات!

خارجہ تعلقات کی دنیا میں پاک چین دوستی ایک مثال کی حیثیت رکھتی ہے۔ دونوں ملک زندگی کے مختلف شعبوں میں تعاون میں مسلسل اضافہ کرتے جا رہے ہیں۔ اقتصادی راہداری جس کی ایک شاندار مثال ہے۔ یہ منصوبہ نہ صرف پاکستان اور چین، بلکہ خطے کے دیگر ممالک کے لیے بھی ترقی وخوشحالی کا ذریعہ بنے گا۔ اس سلسلے میں گزشتہ دنوں اوبور (One Belt, One Road) فورم میں ہماری شرکت بہت مفید ثابت ہوئی ہے جس کے نتائج دوررس ہوں گے۔

ہم چاہتے ہیں کہ بھارت کے ساتھ تمام مسائل بات چیت کے ذریعے حل کیے جائیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس سلسلے میں ہماری پُرخلوص پیش کش کا جواب اسی جذبے سے نہیں دیا گیا بلکہ خطے میں جاسوسی اور تخریب کاری جیسی ناپسندیدہ سرگرمیوں کو فروغ دے کر حالات خراب کیے گئے جس کا ثبوت پاک سرزمین پر بھارتی جاسوس کی گرفتاری اور اس کے اعترافی بیان سے ملتا ہے۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان بنیادی اختلاف جموں وکشمیر کا مسئلہ ہے جو تقسیمِ برصغیر کا نامکمل ایجنڈا ہے۔ ہمارے کشمیری بھائی بہن اور بیٹے بیٹیاں اپنے اس پیدائشی حق کے لیے سراپا احتجاج ہیں جن پر وحشیانہ مظالم جاری ہیں۔ اپنے اس طرزِ عمل کی وجہ سے بھارت خطے کے امن واستحکام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بن چکا ہے۔ مسئلہ کشمیر کا واحد حل اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کے تحت استصوابِ رائے کا انعقاد ہے۔ اس مقصد کے لیے ہم اپنے کشمیری بھائیوں کی سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت ہمیشہ جاری رکھیں گے۔ بھارت لائن آف کنٹرول پر مسلسل جارحیت کا مظاہرہ کر رہا ہے جس سے بے گناہ کشمیریوں کے جانی ومالی نقصان کا بڑے پیمانے پر سلسلہ جاری ہے۔ ہم بھارت کے اس جارحانہ طرزِ عمل کی شدید مذمت کرتے ہیں۔

افغانستان میں گزشتہ روز دہشت گردی کا جو اندوہناک واقعہ ہوا ہے، اس پر میں اپنی، حکومتِ پاکستان اور پاکستان کے عوام کی طرف سے افغان حکومت اور عوام کے ساتھ اظہارِ یکجہتی اور دہشت گردی کے اس واقعے کی سختی سے مذمت کرتا ہوں کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ افغانستان میں امن کے بغیر خطے میں استحکام پیدا نہیں ہو سکتا، کہ اس مقصد کے لیے پاکستان نے مری مذاکرات کو ممکن بنایا اور ہارٹ آف ایشیا پراسس میں خوشدلی سے حصہ لیا۔ دہشت گردی پر قابو پانے کے لیے ہم افغان قیادت کو دعوت دیتے ہیں کہ باہمی تعاون سے سرحدی نظم ونسق بہتر بنایا جائے۔

ہمیں اندازہ ہے کہ سال ہا سال کی خانہ جنگی اور عدم استحکام کی وجہ سے ہمارے اس برادر ملک نے بے پناہ نقصان اٹھایا ہے۔ مشکل کی اس گھڑی میں پاکستان افغانستان کے ہمیشہ شانہ بشانہ کھڑا رہا ہے۔ اپنے افغان بھائیوں کے لیے گزشتہ چند برسوں کے دوران خطیر مالی امداد اور تین ہزار افغان طلبہ کو تعلیمی وظائف کی فراہمی بھی اسی سلسلے کی کڑی ہیں۔ پاکستان کی طرف سے اپنے افغان بھائیوں کے ساتھ محبت کا یہ سلسلہ اس توقع کے ساتھ ہمیشہ برقرار رہے گا کہ۔

آپ دیکھیں تو سہی ربطِ محبت کیا ہے\
اپنا افسانہ ملا کر میرے افسانے سے

وسطِ ایشیائی ممالک قریب ترین پڑوسی اور عقیدے وثقافت کے اعتبار سے ہمارے دل سے قریب ہیں۔ توانائی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے تاپی (TAPI) گیس پائپ لائن اور کاسا ۱۰۰۰ (CASA1000) کے منصوبوں سے ہمیں بڑی توقعات وابستہ ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان منصوبوں کی بروقت تکمیل اور خطے کے تمام ممالک سے باہمی تعاون میں اضافے کے لیے تندہی سے کام کیا جائے۔

پاکستان روس کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہت اہمیت دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان معیشت، ثقافت اور دفاع سمیت دیگر تمام شعبوں میں تعاون بڑھایا جائے۔

پاکستان اور ترکی محبت اور احترام کے انتہائی گہرے رشتے میں منسلک ہیں۔ بیشتر عالمی مسائل پر دونوں ملکوں کے خیالات میں یکسانیت ہے جس کی بنا پر ہمارے دوستانہ تعلقات اسٹریٹیجک پارٹنرشپ میں بدل چکے ہیں۔ خوشی ہے کہ پاک ترک تعلقات میں ہر گزرتے دن کے ساتھ گرم جوشی بڑھتی جارہی ہے۔

پاکستان نے اسلامی دنیا کے مسائل کے حل کے لیے ہمیشہ مخلصانہ کردار کیا ہے۔ اسی طرح سرزمین حرمین شریفین کی حیثیت سے ہر پاکستانی کے دل میں سعودی عرب کا بے پناہ احترام ہے جبکہ اسلامی دنیا کے تمام ممالک کے ساتھ ہم اخلاص اور محبت کے رشتے میں بندھے ہوئے ہیں۔

امریکہ کے ساتھ ہمارے تعلقات انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ گزشتہ سات دہائیوں کے دوران ان تعلقات میں بہت سے نشیب وفراز آئے ہیں۔ اس پس منظر میں حال ہی میں نئی امریکی انتظامیہ سے ہمارے تازہ رابطے ہوئے ہیں جو باہمی تعلقات میں وسعت کے ضمن میں معاون ثابت ہوں گے۔

سیاسی اور اقتصادی تعاون کے نقطۂ نظر سے یورپ کے ساتھ ہمارے تعلقات بہت اہم ہیں۔ یورپی برادری نے کچھ عرصہ قبل پاکستان کو جی ایس پی پلس کا درجہ دیا جو ہماری برآمدات میں اضافے کا ذریعہ بنا۔ اس خطے کے ساتھ تعلقات میں مزید گہرائی پیدا کرنے کے لیے مسلسل کام کرتے رہنا چاہئے۔

جنوب مشرقی ایشیا، جنوبی امریکا اور افریقی ممالک خطے میں ابھرتی ہوئی معیشت ہیں جن کے ساتھ ہمارے تاریخی روابط رہے ہیں۔ ہم ان ممالک کے ساتھ اپنے رشتوں کی مزید مضبوطی کے خواہش مند ہیں۔

پاکستان نے گزشتہ پارلیمانی سال کے دوران کئی اہم سفارتی کامیابیاں حاصل کیں جن میں سے ایک اقتصادی تعاون تنظیم کے دوروزہ سربراہ اجلاس کا پاکستان میں انعقاد ہے۔ اس سے قبل انسداد دہشت گردی و بین الاقوامی جرائم اور منشیات کے پھیلاؤ کے خلاف کام کرنے والی شنگھائی تعاون تنظیم نے پاکستان کو مستقل رکنیت دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ خارجہ تعلقات کے ضمن میں یہ کامیابیاں خوش آئند ہیں۔

پاکستان ایٹمی اسلحہ کے عدم پھیلاؤ پر یقین رکھتا ہے، ہمارے ایٹمی اثاثے مکمل طور پر محفوظ ہیں، اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان نیوکلیئر سپلائرز گروپ کی رکنیت کا بجا طور پر حق دار ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں جلد اچھی پیش رفت ہوگی۔

یہ بدقسمتی ہے کہ گزشتہ برس بھارت کے منفی طرزِ عمل کی وجہ سے اسلام آباد میں سارک سربراہ کانفرنس منعقد نہ ہوسکی جس سے سارک ممالک کے درمیان ترقی اور خوش حالی کے لیے باہمی تعاون میں رکاوٹ پیدا ہوئی۔

پاکستان سمجھتا ہے کہ اقوام متحدہ کو مزید مؤثر اور مفید بنانے کے لیے سلامتی کونسل میں اصلاحات ضروری ہیں تاکہ تمام رکن اور خاص طور پر چھوٹے ممالک کی نمائندگی بھی اس ادارے میں ہوسکے۔ اس سلسلے میں ہمیں اپنی پیش رفت مسلسل جاری رکھنی چاہئے۔

معزز خواتین وحضرات!

دہشت گردی کے خاتمے کے لیے طویل جنگ میں ہم نے غیر معمولی قربانیاں دی ہیں۔ اس جنگ کے دوران ہمارے ہزاروں ہم وطنوں اور محافظوں نے جان و مال کی قربانی دی، ہمیں ان جان باز سپاہیوں اور شہریوں پر فخر ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ ضربِ عضب کی طرح آپریشن ردالفساد بھی جلد اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب ہوگا اور ملک امن وامان کا گہوارہ بنے گا۔ اب ہم اس مرحلے پر آپہنچے ہیں کہ انتہا پسندی کے بچے کھچے اثرات کے خاتمے کے لیے قومی بیانیہ پوری قوت سے پیش کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے حکومت، پارلیمنٹیرینز، سیاسی جماعتوں اور علمی وتحقیقی اداروں کو فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔

انتہا پسندی کے خاتمے کے سلسلے میں تعلیم کا کردار بہت اہم ہے، ہم یہ مقصد طبقاتی فرق میں بتدریج کمی اور اعلیٰ ومعیاری تعلیم کے دروازے معاشرے کے ہر فرد پر کھول کر حاصل کرسکتے ہیں تاکہ ہمارے نوجوان برابری اور ذہنی ہم آہنگی کے ساتھ اپنے گردوپیش کا تجزیہ کرکے نئی دنیا کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔

مجھے خوشی ہے کہ ہمارے علمی وادبی ادارے احیائے نو کے بعد قومی تاریخ وادبی ورثہ ڈویژن کی قیادت میں انتہائی مفید کردار ادا کررہے ہیں۔ اسی طرح شاعروں ،ادیبوں اور فنکاروں کے مسائل کے حل کے لیے خطیر رقم پر مشتمل ایک انڈاؤمنٹ فنڈ بھی قائم کردیا گیا ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ ان سرگرمیوں میں مزید وسعت آئے گی اور ہم علمی قدروں کو فروغ دے کر منفی رجحانات کو شکست دینے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

مختلف محکموں سے تعلق رکھنے والے ہمارے جواں ہمت کارکنوں نے اپنی محنت اور جانفشانی سے مردم شماری کا عمل مکمل کردیا ہے اس دوران چند ناخوشگوار واقعات بھی رونما ہوئے جن میں کئی افراد شہید ہوگئے۔ قوم اپنے ان جانبازوں کو خراجِ عقیدت پیش کرتی ہے جنھوں نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے یہ

قومی ذمہ داری انجام دی۔

قوموں کی تہذیب اور تنظیم میں ذرائع ابلاغ کا کردار بہت اہم ہے۔ ہمارے ذرائع ابلاغ نے جمہوریت کی بحالی اور معاشرتی مسائل کے حل کے لیے قابل قدر کردار ادا کیا ہے لیکن حال ہی میں ذرائع ابلاغ کے درمیان مسابقت کی دوڑ کے نتیجے میں کچھ ایسے مسائل سامنے آئے ہیں جن پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کش مکش کے اثرات سے ملک سیاسی اور تہذیبی طور پر متاثر ہو رہا ہے، یہ طرزِ عمل اصلاح کا متقاضی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ذرائع ابلاغ کی انجمنیں، ادارے، ریگولیٹری باڈیز اور معاشرے کے متحرک طبقات کی شرکت سے یہ مسئلہ آسانی سے حل کیا جا سکتا ہے۔

میرے عزیز بھائیو اور بہنو!

قوم کیا سوچتی ہے؟ اس کا مظہر پارلیمنٹ ہے، قوم کو کیا سوچنا چاہیے؟ اس کی رہنمائی پارلیمنٹ سے ملتی ہے۔ قومی زندگی کے مسائل سے کس طرح نمٹنا ہے؟ یہ فیصلے بھی پارلیمنٹ کرتی ہے۔ قوم کا ہر فرد اپنے اس معتبر ترین ادارے میں کیے جانے والے فیصلوں میں خود کو شریک سمجھتا ہے اور انھیں خود پر نافذ کرنے کا آرزومند ہے۔ اگر ہم اس خواہش کو حقیقت میں بدلنے کا ماحول پیدا کر دیں تو قومی وسائل زیادہ بہتر طریقے سے عوام کی فلاح و بہبود پر استعمال کیے جا سکیں گے۔ آیئے! ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر اس ادارے کو قومی مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ بنا دیں کیونکہ ہمارا نصب العین ایک ایسی پارلیمنٹ ہے جس کا خواب ہمارے بزرگوں اور خاص طور پر مصوّر پاکستان علامہ محمد اقبالؒ نے دیکھا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے، آمین۔

پاکستان پائندہ باد